جمعرات 5- نومبر 1998ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

CPL 61

☎ 213029

جمعرات 5 نومبر 1998ء 15 رجب 1419 ہجری - 5 نبوت 1377 ہش جلد 48-83 نمبر 247

سید الاستغفار

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

سید الاستغفار یہ ہے کہ انسان عرض کرے اے اللہ تو میرا رب ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو نے مجھے پیدا کیا اور میں تیرا بندہ ہوں۔ اور میں اپنی طاقت اور استطاعت کے مطابق اپنے عہد پر قائم ہوں۔ میں اپنے اعمال کے شر کی تجھ سے پناہ مانگتا ہوں میں اپنے اوپر تیری نعمتوں کا معترف ہوں اور اپنے گناہوں کا اقراری ہوں اس لئے مجھے معاف کر دے تیرے سوا کوئی گناہ بخش نہیں سکتا۔

(بخاری کتاب الدعوات باب افضل الاستغفار)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

یہ بھی یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ کی نظر جذرِ[1] قلب تک پہنچتی ہے۔ پس وہ زبانی باتوں سے خوش نہیں ہوتا۔ زبان سے کلمہ پڑھنا یا استغفار کرنا انسان کو کیا فائدہ پہنچا سکتا ہے۔ جب وہ دل و جان سے کلمہ یا استغفار نہ پڑھے۔ بعض لوگ زبان سے استغفراللہ کرتے جاتے ہیں مگر نہیں سمجھتے کہ اس سے کیا مراد ہے۔ مطلب تو یہ ہے کہ پچھلے گناہوں کی معافی خلوص دل سے چاہی جائے اور آئندہ کے لئے گناہوں سے باز رہنے کا عہد باندھا جائے اور ساتھ ہی اس کے فضل و امداد کی درخواست کی جائے۔ اگر اس حقیقت کے ساتھ استغفار نہیں ہے تو وہ استغفار کسی کام کا نہیں۔ انسان کی خوبی اسی میں ہے کہ وہ عذاب آنے سے پہلے اس کے حضور میں جھک جائے اور اس کا امن مانگتا رہے۔ عذاب آنے پر گڑگڑانا اور وِرقتاً وِرقتاً پکارنا تو سب قوموں میں یکساں ہے۔ ایسے وقت میں جبکہ خدا کا عذاب چاروں طرف سے محاصرہ کئے ہوئے ہو ایک عیسائی، ایک آریہ، ایک چوہڑا بھی اس وقت پکار اٹھتا ہے کہ الٰہی ہمیں بچائیو۔ اگر مومن بھی ایسا کرے تو پھر اس میں اور غیروں میں فرق کیا ہوا۔ مومن کی شان تو یہ ہے کہ وہ عذاب آنے سے قبل خدا تعالیٰ کے کلام پر ایمان لا کر خدا تعالیٰ کے حضور گڑ گڑائے۔

اس نکتہ کو خوب یاد رکھو مومن وہی ہے جو عذاب آنے سے پہلے کلام الٰہی پر یقین کر کے عذاب کو وارد سمجھے اور اپنے بچاؤ کے لئے دعا کرے۔ دیکھو ایک آدمی جو توبہ کرتا ہے دعا میں لگا رہتا ہے تو وہ صرف اپنے پر نہیں بلکہ اپنے بال بچوں پر اپنے قریبیوں پر رحم کرتا ہے۔ کہ وہ سب ایک کے لئے بچائے جا سکتے ہیں۔ ایسا ہی جو غفلت کرتا ہے تو نہ صرف اپنے لئے بُرا کرتا ہے بلکہ اپنے تمام کنبے کا بدخواہ ہے۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 271-272)

[1] جذر - جڑ

راہ مولیٰ کے فقیروں کا آسمانی رنگ

16 فروری 1905ء کو متحدہ ہندوستان میں عیدالاضحیہ کی مقدس تقریب پورے تزک و احتشام سے منائی گئی۔ قادیان میں نماز عید حضرت حافظ حکیم مولانا نور الدین صاحب بھیروی نے پڑھائی اور ایک پر معارف خطبہ ارشاد فرمایا جس کے آخر میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی خدمت میں درخواست دعا کرتے ہوئے کہا۔

"میں آخر میں حضرت امام کے حضور درد دل سے عرض کرتا ہوں کہ وہ ہمارے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہماری کمزوریوں کو دور کرے سب سے زیادہ میں دعا کا حاجتمند ہوں اس لئے کہ اکثر لوگوں کو سناتا رہتا ہوں۔ پس اگر میرا ہی نمونہ اچھا نہ ہوا تو بہتوں کو ٹھوکر لگ سکتی ہے۔"

(اخبار الحکم قادیان 17 مئی 1905ء صفحہ 6 کالم 3)

کثرت سے استغفار پڑھنا چاہئے

(حضرت خلیفۃ المسیح الاول)

اے عزیزو! اور دوستو۔ اپنی کمزوری کے رفع کرنے کے لئے کثرت سے استغفار اور لاحول پڑھو اور رب کے نام سے دعائیں کرو کہ خدا تعالیٰ تمہاری ربوبیت یعنی پرورش کرے تم کو مظفر و منصور کرے تاکہ تم آئندہ آنے والی نسلوں کے لئے نیک نمونہ بن سکو۔

(حقائق الفرقان جلد دوم ص 203)

جب انسان کوئی غلطی کرتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے کسی حکم اور قانون کی خلاف ورزی کرتا ہے تو وہ غلطی اور کمزوری اس کی راہ میں روک ہو جاتی ہے اور یہ عظیم الشان فضل سے محروم کیا جاتا ہے۔ اس لئے اس محرومی سے بچانے کے لئے یہ تعلیم دی کہ استغفار کرو۔ استغفار انبیاء علیہم السلام کا اجماعی مسئلہ ہے۔ ہر نبی کی تعلیم کے ساتھ استغفروا ربکم ثم توبوا الیہ رکھا ہے ہمارے امام کی تعلیمات میں جو ہم نے پڑھی ہیں استغفار کو اصل علاج رکھا ہے۔ استغفار کیا ہے؟ پچھلی کمزوریوں کو جو خواہ عمداً ہوں یا سہواً غرض ماقدم وما اخر نہ کرنے کا کام آگے کیا اور جو نیک کام کرنے سے رہ گیا ہے اپنی تمام کمزوریوں اور اللہ تعالیٰ کی ساری رضامندیوں کو ما اعلم و مالا اعلم کے نیچے رکھ کر اور آئندہ کے لئے غلط کاریوں کے بدنتائج اور بداثر سے محفوظ رکھ اور آئندہ کے لئے ان بدیوں کے جوش سے محفوظ فرمایہ ہیں مختصر معنے استغفار کے۔

(حقائق الفرقان جلد دوم ص 373)

حضرت نبی کریم ﷺ ایک مجلس میں ستر سے لے کر سو تک استغفار کیا کرتے تھے۔ سورۃ نوح میں استغفار کے کئی فائدے بیان فرمائے ہیں (-) حدیث شریف میں ہے کہ طوبیٰ لمن وجد فی صحیفتہ استغفارا کثیرا خوشخبری ہو اس کے لئے جس نے اپنے نامہ اعمال میں استغفار کو کثرت سے پایا۔ استغفار لفظ غفر سے نکلا ہے۔ غفر کے معنے ڈھانکنا۔ مغفر ڈھال کو کہتے ہیں۔ جو انسان کے منہ اور کچھ جسم کو ڈھانک لیتی ہے۔ استغفار کے معنے ہوئے۔ حفاظت طلب کرنا گناہوں سے اور اس کے بدنتائج سے۔ پیغمبر ﷺ کے استغفار کے یہی معنے ہیں کہ اے اللہ تو مجھ کو آئندہ کی خطاؤں سے مصئون اور محفوظ رکھ۔

(حقائق الفرقان جلد چہارم ص 252)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب مورخ احمدیت

عالمِ روحانی کے لعل وجواھر

بارگاہ الوہیت کے قرب کا برقی زینہ

محبت الٰہی کے موضوع پر سیدنا حضرت مصلح موعود کے بصیرت افروز خطبہ (فرمودہ 30- مارچ 1951ء) کا ایک فکر انگیز اقتباس:-

"مجھے یاد ہے حضرت مسیح موعود نے ایک دفعہ فرمایا کہ بعض دفعہ ہم تسبیح کہتے ہیں

تو ایک دفعہ کی تسبیح پر ہمیں خدا تعالیٰ کا اس قدر قُرب حاصل ہو جاتا ہے کہ دوسرا انسان ہزاروں ہزار ایسی تسبیح کر کے بھی اس سے اتنا فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔

میں اس مجلس میں نہیں تھا کسی ہمارے ہم عمر نے یہ بات سن لی وہ مجھے ملے تو انہوں نے تعجب سے کہا پتہ نہیں اس میں کیا راز ہے؟ حضرت مسیح موعود نے معلوم نہیں کس تسبیح کا ذکر کیا۔ اس نے مجھ سے ذکر کیا تو یہ بات فوراً میرے ذہن میں آگئی کہ ایک تسبیح دل سے نکلتی ہے اور ایک تسبیح زبان سے نکلتی ہے جب تسبیح دل سے نکلتی ہے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ انسان کہیں سے کہیں پہنچ گیا ہے اور جو تسبیح زبان سے نکلتی ہے وہ خواہ کوئی انسان ہزاروں دفعہ دہرائے وہ وہیں کا وہیں بیٹھا رہتا ہے"

("تعلیم العقائد والاعمال پر خطبات" صفحہ 72 ناشر ادارہ ترقی.. سکندر آباد دکن مطبوعہ حیدر آباد دکن دسمبر 1951ء)

مُردے 'مُردوں سے اور زندے 'زندوں سے باتیں کریں

حضرت پیر سراج الحق صاحب نعمانی کا بیان:-

"ایک صوفی سجادہ نشین نے مجھے خط لکھا کہ مجھے کشف میں بڑا تجربہ ہے اگر مرزا صاحب کو یہ طاقت ہے کہ وہ اہل قبور سے باتیں کرا سکیں تو وہ جس قبر کو میں کہوں اس سے باتیں کر کے اس کا حال دریافت کریں اور بتا دیں ورنہ میں بتلا دوں گا۔ میں نے حضرت اقدس..... سے عرض کیا اور وہ خط دکھایا۔ آپ اس خط کو ہاتھ میں لے کر بہت ہنسے اور فرمایا

جو حیّ و قیوم خدا سے روز باتیں کرتا ہے اس کو مردوں سے باتیں کرنے کی کیا غرض ہے؟...... مُردوں سے مُردے باتیں کریں اور زندوں سے زندے۔

ہم زندہ ہیں ہمارا مذہب...... زندہ ہے ہمارا حیّ وقیوم زندہ خدا ہے"

(تذکرۃ المہدی حصہ دوم صفحہ 38-39 مولفہ حضرت پیر سراج الحق صاحب نعمانی- اشاعت 25- دسمبر 1921ء قادیان)

نماز میں حضور قلب کا سبق

ایک دلچسپ مثال کی شکل میں حضرت پیر صاحب رقم طراز ہیں کہ:-

"ایک روز میں نے عرض کیا کہ حضرت...... نماز میں حضور اور لذت اور ذوق و شوق تضرع کیونکہ پیدا ہووے فرمایا کبھی مکتب میں پڑھے ہو- عرض کیا ہاں پڑھا ہوں- فرمایا کبھی استاد نے کان پکڑوائے ہیں- عرض کیا ہاں پکڑوائے ہیں- فرمایا پھر کیا حال ہوا عرض کیا کہ میں پہلے تو برداشت کرتا رہا اور جب تھک گیا اور ہاتھ میرے دکھ گئے اور درد ہو گیا اور پسینہ پسینہ ہو گیا تو رو پڑا اور آنسو جاری ہو گئے- فرمایا پھر کیا ہوا- عرض کیا پھر استاد کو رحم آگیا اور کان چھڑا دیئے اور خطا معاف کر دی پھر پیار کر لیا اور کہا جاؤ پڑھو- فرمایا

یہی حالت نماز میں پیدا کرو...... پھر خدا تعالیٰ کے رحم پر نظر ہو گی- اس کے بعد خدا بھی رجوع برحمت ہو گا اور دریائے رحمت الٰہی جوش مارے گا- پھر حضور اور خشوع و خضوع اور لذت اور ذوق و شوق پیدا ہو جاوے گا"

(ایضاً صفحہ 212)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

کشتی نوح منظوم

تمہارا زباں سے یہ اقرار بیعت
ہے لا شئے نہ جب تک ہو دل کی عزیمت
جو ہے میری تعلیم پہ دل سے عامل
کھلے دل سے ہو میرے گھر میں وہ داخل
وہ گھر جس کا وعدہ خدا نے دیا ہے
حفاظت کا تم سب کی ذمہ لیا ہے
جو اس دار کی چار دیوار میں ہے
ہمارے وہ الہام فی الدار میں ہے
نہ سمجھو وہی لوگ ہیں گھر کے اندر
ملا ہے جنہیں خشت اور خاک کا گھر
نہیں بلکہ وہ لوگ بھی دار میں ہیں
مری پیروی کے جو آثار میں ہیں
مرا گھر حقیقت میں روحانیت ہے
رہے اس میں تقویٰ کی جس میں صفت ہے
وہ ہیں چند باتیں مری پیروی کی
وہ ہے پیروی پیارے زندہ نبی کی
بڑی بات یہ ہے جو بالابتدا ہے
یقیناً یہ جانو کہ واحد خدا ہے
وہ قیوم ہے اس سے قائم جہاں ہے
وہ قادر ہے اور خالق جسم و جاں ہے
نہ بدلیں نہ بدلیں ازل سے ابد تک
نہیں رہ فنا کو صفات احد تک
نہ خود ہے پسر اور نہ اس کے پسر ہے
بری ایسے پیوند سے سر بسر ہے
وہ زندہ ہے سولی پہ چڑھ کر مرے کیوں
وہ رو رو کے فریاد و غوغا کرے کیوں
وہ ہے دور اور اسپہ نزدیک تر ہے
اسے ذرہ ذرہ پہ یکساں نظر ہے
رگ جاں سے نزدیک اور دور ہے وہ
پرے آنکھ سے آنکھ کا نور ہے وہ
اگرچہ ہے اس ذات عالی میں وحدت
پہ اس کی تجلی میں پاؤ گے کثرت
جب انسان میں ہو نیا رنگ پیدا
دل و جان سے ہو خدا پر وہ شیدا
وہ صف اپنی ہستی کی ساری الٹ دے
وہ اک آن میں اپنی کایا پلٹ دے
جو خود اپنی حالت میں بالکل نیا ہو
نیا ہی خدا اس پہ جلوہ نما ہو
غرض جتنی اور جیسی رنگت دکھائے
خدا بھی اسے ویسی صورت دکھائے

(ثاقب مالیر کوٹلوی البدر قادیان 9- جنوری 1903ء)

مسعود احمد سلیمان صاحب

اطاعت کے روح پرور نظارے
صحابہ کے دیس میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود آنحضور ﷺ کے صحابہ کرام کی بلند و بالا اور ارفع شان کو بیان کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں۔
"آنحضور ﷺ کے فیض اور صحبت اور تربیت سے ان پر وہ اثر ہوا۔ اور ان کی حالت میں وہ تبدیلی پیدا ہوئی کہ خود آنحضرت ﷺ نے اس کی شہادت دی کہ اللہ اللہ فی اصحابی۔ گویا بشریت کا چولہ اتار کر مظہر اللہ ہو گئے تھے اور ان کی حالت فرشتوں کی سی ہو گئی تھی جو یفعلون ما یومرون کے مصداق ہیں۔ ٹھیک ایسی ہی حالت صحابہ کی ہو گئی تھی۔"
(ملفوظات جلد 5 صفحہ 545)

حضرت مسیح موعود نے اس ارشاد میں فرشتوں کے ساتھ مماثلت دے کر صحابہ کرام ؓ کی شاندار اطاعت اور کمال فرمانبرداری کا نقشہ کھینچا ہے۔ اس قسم کی اطاعت سوائے محبت اور عشق کے ممکن نہیں۔ چنانچہ صحابہ ؓ کی زندگیاں عشق خدا اور عشق رسول سے سرشار تھیں۔ وہ اپنے محبوب آقا کے در پر دھونی رمائے بیٹھے تھے صحابہ کو شوق تھا کہ وہ آپ کی ہو بہو اقتدا کریں اور آپ کے ہر فعل اور ہر عمل کو اپنی زندگیوں میں رائج کریں اس لئے انہوں نے آپ کی ہر حرکت اور سکون کو بڑی باریک نظر سے مشاہدہ کیا۔ اور پھر اس کو اپنی زندگیوں میں جاری و ساری کر دیا۔

مکمل ترین سوانح حیات

آنحضور ﷺ کے روزمرہ کے معمولات ' آپ اٹھنا بیٹھنا' آپ کا چلنا پھرنا' آپ کا سونا جاگنا آپ کا کھانا پینا' آپ کی دعوت الی اللہ ' آپ کی نصائح' آپ کی عبادات غرضیکہ ہر قول اور ہر فعل کو صحابہ نے اتنی تفصیل سے دیکھا اور جائزہ لیا کہ اس کی کوئی اور مثال نہیں۔ ساری تاریخ انسانی میں 'کسی بھی قوم کے لیڈر خواہ مذہبی ہوں یا سیاسی 'کسی کی سوانح حیات اس تفصیل سے محفوظ نہیں ہوئیں جتنی ہمارے پیارے آقا حضرت اقدس محمد ﷺ کی سوانح محفوظ ہوئیں۔

صحابہ کے باریک مشاہدے اور بے مثل اطاعت کے چند واقعات پیش خدمت ہیں۔

دو رکعات لمبی دو چھوٹی

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے دور خلافت میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو کوفہ کا گورنر مقرر فرمایا۔ چند شرپسند عناصر کا ایک گروہ آپ کے خلاف ہو گیا۔ اور آپ پر بے بنیاد لغو الزامات لگانے شروع کر دیئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کو مدینہ بلوایا اور ان الزامات کا ذکر کیا کہ آپ کے خلاف بہت سی شکائتیں کی گئی ہیں۔ یہاں تک کہ آپ نماز بھی اچھی طرح نہیں پڑھاتے۔ حضرت سعد نے ان الزامات کا جواب دیتے ہوئے فرمایا جہاں تک نماز کا معاملہ ہے تو

"اللہ کی قسم میں انہیں حضور ﷺ کے طریق پر نماز پڑھایا کرتا تھا اس میں وئی کمی بیشی نہ کرتا۔ یہاں تک کہ جب میں عشاء کی نماز پڑھاتا تو پہلی دو رکعتوں کو لمبی کرتا اور آخری دو رکعتوں کو مختصر کرتا۔"

اس پر حضرت عمر ؓ نے فرمایا۔ ذاک الظن بک) میرا تمہارے بارے میں یہی گمان تھا پھر آپ نے شرپسندوں کو بے نقاب کرنے کے لئے آپ کے ساتھ چند صحابہ کو کوفہ بھیجا۔ جو کہ کوفہ کی ہر مسجد میں گئے۔ اور سعد کے بارے میں لوگوں سے استفسار کیا سب نے یک زبان ہو کر آپ کی تعریف کی۔ لیکن جب وہ بنی عمیس کی مسجد میں داخل ہوئے تو وہاں ایک شخص اسامہ بن قتادہ نے کھڑے ہو کر جھوٹے الزامات لگائے کہ آپ جہاد کے لئے نہیں نکلتے' مال تقسیم نہیں کرتے' عدل سے فیصلے نہیں کرتے اس پر حضرت سعد نے اپنے معاملہ خدا کے حضور پیش کرتے ہوئے یہ دعا کی کہ

"اے اللہ اگر یہ شخص جھوٹا ہے اور ریا اور تکبر اور شہرت کی خاطر کھڑا ہوا ہے تو اس کی عمر لمبی کر اور اس کی محتاجی کو اور بھی بڑھا دے۔ اور اس کو فتنوں میں مبتلا کر"

یہ دعا مقبول ہوئی۔ بعد میں جب لوگ اس سے پوچھتے تو خود یہ اقرار کرتا کہ میں بوڑھا ہو گیا ہوں۔ اور ابتلاؤں سے دوچار ہوں اس لئے کہ مجھے سعد کی بددعا لگی ہے۔ بڑھاپے کی وجہ سے اس کی آنکھوں کی پلکیں تک جھڑ گئی تھیں مگر اس وقت بھی وہ گلیوں میں آوازے کستا۔ یوں اس کی خوب رسوائی اور ذلت ہوئی۔

(بخاری کتاب الاذان باب وجوب القراءۃ الامام والماموم)

پس صحابہ نے حضور ﷺ کی عبادتوں اور نمازوں کو اتنی باریک بینی سے دیکھا اور نوٹ کیا کہ آپ عموماً عشاء کی نماز کی پہلی رکعتیں دوسری دو رکعتوں کی نسبت لمبی پڑھاتے تھے۔ چنانچہ آپ کی کامل اقتداء میں وہ بھی اسی طرح نمازیں پڑھایا کرتے تھے۔

مجھے خدا کھلاتا پلاتا ہے

آنحضور ﷺ کی ہر حرکت و سکون کا مشاہدہ کرنا اور پھر خود اس کے مطابق عمل کرنے کی ایک مثال مندرجہ ذیل واقعہ سے ملتی ہے۔

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ آنحضور ﷺ نے صحابہ کو وصال کے روزے رکھتے دیکھ کر فرمایا تم وصال کے روزے نہ رکھا کرو۔ (وصال کے روزہ سے مراد آٹھ پہرہ روزہ ہے یعنی دو روزوں کے درمیان سحری یا افطاری نہ کی جائے) صحابہ نے عرض کی حضور ؐ!! آپ تو وصال کے روزے رکھتے ہیں۔ آپ نے فرمایا میں تمہارے جیسا نہیں ہوں۔ میں تو اس حال میں رات گذارتا ہوں کہ میرا رب مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے۔"

(بخاری کتاب الاعتصام باب الاقتداء بافعال النبی ﷺ)

امت پر رحمت اور شفقت کا انوکھا انداز

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور ﷺ بعض اعمال جو آپ کے محبوب ہوتے کو بجالانے سے اس لئے رک جاتے کہ آپ کو خوف ہوتا کہ صحابہ اس کی پیروی کریں گے اور اپنے اوپر لازم قرار دے دیں گے۔

(مسلم۔ کتاب صلوٰۃ المسافرین باب استحباب صلوٰۃ الضحیٰ)

پس صحابہ کرام کی اطاعت کا یہ جذبہ اور شوق دیکھتے ہوئے آنحضور ﷺ کو خود بعض ایسے کام چھوڑنے پڑتے کہ اگر آپ نے وہ فعل کیا تو لازماً صحابہ بھی اس پر کاربند ہو جائیں گے۔ اور انہیں ایسی تکلیف اٹھانی پڑے گی جس کی وہ برداشت نہ کر سکیں گے۔ کیونکہ آپ جانتے تھے کہ خدا تعالیٰ نے آپ کو غیر معمولی استعدادوں اور صلاحیتوں سے نوازا ہے۔ آپ ؐ کو جتنی قوت برداشت عطا ہوئی تھی وہ اور کسی میں نہ تھی۔ پس امت پر رحمت اور شفقت کرتے ہوئے آپ خود ایسے افعال سے رک جاتے۔

سمعنا و اطعنا

آنحضور ﷺ کے زیر سایہ تربیت پانے والے صحابہ ؓ تو فرشتوں کی مانند تھے۔ جنہیں جو بھی حکم دیا جاتا فوراً قبول کرتے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ بیان کرتے ہیں کہ

"ایک دن میرے پاس ایک شخص آیا اور اس نے مجھ سے ایسا سوال کیا کہ میں حیران تھا کہ اس کا کیا جواب دوں۔ اس نے پوچھا کہ اس شخص کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے جو تندرست جسم والا چاق و چوبند ہو۔ اور اپنے امیر کے ساتھ معرکے پر نکلے۔ اور امیر اسے ایسا حکم دے جس پر وہ عمل نہ کر سکے۔ میں نے اسے کہا اللہ کی قسم میں نہیں جانتا کہ تمہیں یہ معاملہ کس طرح سمجھاؤں جب ہم حضور ﷺ کے ساتھ ہوتے تھے تو آپ ابھی پورا حکم نہ دے پاتے تھے کہ ہم اسے بجالاتے تھے۔ یاد رکھو تم اس وقت تک خیر کی حالت میں رہو گے جب تک کہ اللہ کا تقویٰ اختیار کرتے رہو گے۔"

(بخاری کتاب الجہاد باب عزم الامام علی الناس فیما یطیقون)

اس روایت سے حضور ﷺ کی پاکیزہ سیرت کا ایک نمایاں پہلو یہ بھی مترشح ہوتا ہے کہ آپ ہمیشہ مخاطب کو دیکھتے ہوئے اسے اتنا ہی حکم دیتے تھے جس پر وہ آسانی سے عمل کر سکے۔ کوئی بھی ایسا حکم نہ دیتے جسے کرنے سے وہ عاجز آ جائے۔ اور صحابہ کرام بھی آپ کے اشاروں پر چلنا اپنی سعادت سمجھتے تھے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

"صحابہ کرام کی زندگی میں ایک بھی ایسا واقعہ نہ ملے گا کہ اگر کسی کو ایک دفعہ اشارہ بھی کیا گیا ہے۔ تو پھر خواہ بادشاہ وقت نے کتنا ہی زور کیوں نہ لگایا مگر اس نے سوائے اس اشارہ کے اور کسی کی کچھ مانی ہو۔"

(ملفوظات جلد سوم ص 284)

دُہرا ثواب ملے گا

اطاعت کے باب میں صرف مسلمان مردوں کے سنہری حروف سے رقم کئے ہوئے واقعات ہی نہیں ملتے بلکہ مسلمان خواتین بھی کسی سے پیچھے نہ تھیں۔ وہ بھی اطاعت کے جذبہ سے سرشار تھیں۔ اور اپنے آقا کی ہر آواز پر لبیک کہنے کو منتظر رہتیں۔

حضرت زینب رضی اللہ عنہا جو حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ کی زوجہ تھیں بیان کرتی ہیں کہ ایک دفعہ حضور ﷺ نے خواتین کو صدقہ کرنے کی نصیحت فرمائی۔ میرے پاس کچھ زیور اور رقم تھی میں نے صدقہ کی نیت کی (چونکہ ان کے خاوند غریب آدمی تھے اور حضرت زینب ؓ بعض یتیم بچوں کی بھی پرورش کر رہی تھیں اس لئے انہوں نے) اپنے خاوند سے کہا۔ کہ جاؤ اور حضور ﷺ سے پوچھو کہ کیا میں تم پر اور ان یتیم بچوں پر جن کی میں کفالت کر رہی ہوں۔ صدقہ کر سکتی ہوں؟ کیا مجھے صدقے کا ثواب ملے گا۔ انہوں نے کہا میں نہیں جاؤں گا تم خود ہی جا کر پوچھ آؤ۔ آپ فرماتی ہیں میں حضور ﷺ کے پاس گئی۔ تو کیا دیکھتی ہوں کہ انصار کی ایک اور خاتون بھی اسی غرض کے لئے حضور ؐ کے دروازے پر آئی ہوئی ہے۔ جس غرض سے میں آئی تھی۔ حضرت بلال ؓ ہمارے پاس سے گذرے تو ہم نے انہیں کہا کہ جائیں اور حضور ﷺ سے ہمارے مسئلے کے متعلق پوچھیں ہاں ہمارا ذکر نہ کرنا۔ وہ حضور کے پاس گئے اور ہمارا معاملہ پیش کیا۔ آپ نے فرمایا وہ عورتیں کون ہیں۔ بلال ؓ نے عرض کی وہ زینب ہیں۔ آپ نے فرمایا کونسی زینب عرض کی عبداللہ بن مسعود کی اہلیہ۔ آپ نے فرمایا

نعم لہا اجران اجر القرابہ واجر الصدقۃ

ہاں اسے دگنا ثواب ملے گا۔ صلہ رحمی کا بھی اجر ملے گا اور صدقہ کا بھی ثواب ملے گا۔

(بخاری کتاب الزکوٰۃ۔ باب الزکوٰۃ علی الزوج والایتام فی الحجر)

سونے کے کڑے اتار دیئے

والہانہ اطاعت کی ایک اور مثال ملاحظہ ہو۔

"حضرت عمرو بن شعیب اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت حضور ﷺ کے پاس کسی کام کے لئے آئی- اس کے ساتھ ایک بیٹی بھی تھی- اس کی بیٹی کے ہاتھ میں سونے کے بھاری کنگن تھے- آپ نے وہ کڑے دیکھ کر اس عورت سے پوچھا کیا ان کی زکوٰۃ دی ہے- اس نے جواب دیا نہیں- آپ نے فرمایا کیا تو پسند کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تجھے آگ کے کنگن پہنائے- یہ بات سنتے ہی اس عورت نے بیٹی کے ہاتھوں سے سونے کے کنگن اتار کر حضور ﷺ کو پیش کرتے ہوئے عرض کی

هما الله ولرسوله

یہ اللہ تعالیٰ کے لئے اور اس کے رسول کے لئے ہیں- جہاں چاہیں آپ خرچ فرمائیں-

(ابوداؤد کتاب الزکوٰۃ باب الکنز)

ایک ناقابلِ فراموش نظارہ

چھوٹی عمر کے' نوجوان صحابی' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اپنا ناقابل فراموش واقعہ سناتے ہیں کہ ایک عید کے موقعہ پر جب آنحضرت ﷺ نے خطبہ ارشاد فرمایا- چونکہ اس روز لوگوں کا رش زیادہ تھا- اس لئے آپ کی آواز مردوں کے پنڈال سے آگے عورتوں تک نہ پہنچ سکی- چنانچہ آپ مردوں میں خطبہ دینے کے بعد عورتوں کی جماعت میں تشریف لے گئے- اور خطبہ ارشاد فرمایا آپ نے فصیح وبلیغ اور پر اثر وعظ فرمایا- جس میں صدقات کی طرف توجہ دلائی-

جب یہ نصیحت اطاعت شعار مسلمان خواتین کے کانوں میں پڑی تو حضرت ابن عباس کیا دیکھتے ہیں کہ ان عورتوں کے ہاتھ اپنے کانوں کی طرف بڑھ رہے ہیں- ان کے ہاتھ اپنی گردنوں کی طرف بڑھ رہے ہیں- انہوں نے کانوں کی بالیاں اتار دیں' اپنے گلے کے ہار اتار دیئے اپنے ہاتھوں کی چوڑیاں تک اتار دیں- حضرت بلال رضی اللہ عنہ جو حضور ﷺ کے ساتھ آئے تھے نے اپنا کپڑا پھیلا دیا جس میں ہر طرف سے زیورات آنے لگے (یوں وفا شعار مسلمان خواتین نے اطاعت کا حق ادا کر دیا اور رہتی دنیا تک تمام مستورات کے لئے نیک نمونہ چھوڑ گئیں)

(بخاری کتاب الزکوۃ باب الغرض فی الزکوٰۃ)

یاد رہے- یہ عید کا موقعہ تھا- جس میں امیر تو امیر غرباء بھی اپنے بند صندقوں میں رکھے ہوئے تھوڑے بہت زیورات نکال کر پہنتے ہیں- خواتین خُوب بن سنور کر نماز عید کے لئے نکلتی ہیں- اور جس کے پاس جو بھی زیورات میں سے ہو وہ استعمال کرتی ہے- کیونکہ یہ خوشیوں کا دن ہے- خوشیاں بانٹنے کا دن ہے- ایسی خوشی کے موقعہ پر جب اپنے آقا کا پیغام انہوں نے سنا- تو فوراً کیسی اعلیٰ اطاعت کی- غیر کی نگاہ تو یہ نظارہ دیکھ کر افسوس کرے گی- کہ ایسی خوشیوں کے دن اپنے زیور اتار کر دوسرے کو دے دیئے- اور خود خالی ہاتھ ہو گئے لیکن اگر حقیقت کی نگاہ سے دیکھا جائے تو خدا کی ان بندیوں نے اس دن یقیناً اپنی خوشیوں کو دوبالا کر لیا ہو گا- اور ایسی ازلی ابدی لذت پائی ہو گی- جس کا غیر تصور بھی نہیں کر سکتا- کیونکہ

سچے دل سے اطاعت کی جائے تو دل میں نور اور روح میں لذت آتی ہے

(الفضل 8- جون 1998ء)

جاں نثارانہ خطاب

مال و دولت اور زیورات تو کیا- صحابہ کرامؓ تو اپنی جانوں کا نذرانہ دینے کے لئے ہر وقت بے تاب رہتے تھے-

جنگ بدر کے موقعہ پر جب حضور اکرم ﷺ نے جنگ سے متعلق صحابہ سے ان کا مشورہ پوچھا- تو حضرت مقداد بن اسود کھڑے ہوئے اور عرض کی-

"یا رسول اللہ ہم موسیٰ کے اصحاب کی طرح نہیں ہیں کہ آپ کو یہ جواب دیں- کہ جا تو اور تیرا رب لڑے (بلکہ ہم تو وفا شعار خدام ہیں) آپ جہاں بھی چاہتے ہیں چلیں- ہم آپ کے ساتھ ہیں- ہم آپ کے دائیں بھی لڑیں گے اور بائیں بھی ہم آپ کے آگے بھی لڑیں گے اور پیچھے بھی (اور دشمن آپ تک نہیں پہنچ سکتا جب تک کہ ہماری لاشوں کو روندتا ہوا نہ بڑھے- جب تک ہم میں آخری سانس ہے کوئی آپ کا بال بھی بیکا نہیں کر سکے گا "

حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ رئیس قبلیہ اوس نے انصار کی طرف سے نمائندگی کرتے ہوئے عرض کی-

"خدا کی قسم جب ہم آپ کو سچا سمجھ کر آپ پر ایمان لے آئے ہیں اور ہم نے اپنا ہاتھ آپ کے ہاتھ میں دے دیا ہے تو پھر اب آپ جہاں چاہیں چلیں ہم آپ کے ساتھ ہیں- اور اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا گر آپ ہمیں سمندر میں کود جانے کو کہیں- تو ہم کود جائیں گے اور ہم میں سے ایک فرد بھی پیچھے نہیں رہے گا- اور آپ انشاء اللہ ہم کو لڑائی میں صابر پائیں گے- اور ہم سے وہ بات دیکھیں گے جو آپ کی آنکھوں کو ٹھنڈا کرے گی-"

(سیرۃ خاتم النبیین ص 354-355)

ان صحابہؓ کے بارے میں حضرت مسیح موعود نے کیا ہی خوب تبصرہ فرمایا-

"ان کے دلی ارادے اور نفسانی جذبات بالکل دور ہو گئے تھے ان کا اپنا کچھ رہا ہی نہیں نہ کوئی خواہش تھی نہ آرزو بجز اس کے کہ اللہ راضی ہو- اور اس کے لئے وہ خدا تعالیٰ کی راہ میں بکریوں کی طرح ذبح ہو گئے-"

(ملفوظات جلد چہارم ص 595)

حضرت مسیح موعود بھی اپنی جماعت میں اسی قسم کی اطاعت دیکھنا چاہتے تھے آپ جماعت کو متنبہ کرتے ہیں کہ

"جو شخص پورے طور پر اطاعت نہیں کرتا وہ اس سلسلہ کو بدنام کرتا ہے- حکم ایک نہیں ہوتا بلکہ حکم تو بہت ہیں- جس طرح بہشت کے کئی دروازے ہیں کہ کوئی کسی سے داخل ہوتا ہے- اور کوئی کسی میں داخل ہوتا ہے- اسی طرح دوزخ کے کئی دروازے ہیں- ایسا نہ ہو کہ تم ایک دروازہ دوزخ کا بند کرو اور دوسرا کھلا رکھو-"

ارشادات حضرت مصلح موعود

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عمل ایمان کا لباس ہے

دوسری چیز جو احمدیت میں داخل ہو کر انسان کو اپنے اندر پیدا کرنی چاہئے- وہ عمل ہے ایمان کے بعد عمل کا مقام آتا ہے- اور یہ وہ مقام ہے جہاں قوت محرکہ عمل میں آجاتی ہے- مثلاً بیلنا ہے- بیلنے میں اگر گنا ڈالا جائے- جو قوت محرکہ کا قائم مقام ہے اور پھر بیلنا حرکت کرے- تو اس سے رس ٹپکنے لگتی ہے اسی طرح انسان کے اندر جب عقیدہ پیدا ہوتا ہے اور قوت محرکہ بھی پیدا ہوتی ہے- تو قوت محرکہ مقصد کے ساتھ مل کر رس پیدا کرتی ہے جس طرح بیلنا ہو مگر اس میں گنا نہ ڈالا جائے- تو بیلنے کو حرکت دینے سے رس نہیں ٹپکتی- اس طرح اگر صرف عقیدہ ہی عقیدہ ہو قوت محرکہ نہ ہو تو اس سے انسان کوئی فائدہ حاصل نہیں کر سکتا- جس طرح بیلنے کو جب تک حرکت نہ دی جائے اور اس میں گنا نہ ڈالا جائے- انسان رس حاصل نہیں کر سکتا- رس نکالنے کے لئے ضروری ہے- کہ وہ بیلنا میں گنے ڈالے اور پھر اسے حرکت دے- اسی طرح جب کوئی مقصد معین ہوتا ہے اور پھر انسان کے اندر ایک جوش ہوتا ہے کہ اسے اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے کچھ کرنا چاہئے- اور پھر انسان وہ کام کرنے لگ جائے تو اس کو عمل کہتے ہیں-

عمل کے بغیر بھی انسان صحیح نتیجہ پیدا نہیں کر سکتا- میں نے بتایا ہے کہ خالی بیلنا حرکت کرتا رہے اس میں گنا نہ ڈالا جائے- تو رس حاصل نہیں ہو سکتا- اسی طرح عقیدہ ہو- لیکن قوت محرکہ صحیح طور پر کام نہ کرے- تو ایمان بے کار ہے- اسی طرح اگر عمل ہو ایمان نہ ہو تو وہ عمل بھی بے کار ہے اس کا کوئی مفید نتیجہ حاصل نہیں ہو گا- یورپ والے کتنا عمل کر رہے ہیں لیکن چونکہ وہ عمل ایمان کے تابع نہیں اس لئے وہ روحانیت سے دور ہیں-

دراصل عمل ایمان کا لباس ہے- اور ایمان مخفی چیز ہے- جب ہم لباس کو دیکھتے ہیں- تو اس سے یہ سمجھ لیتے ہیں- کہ اس کے پیچھے کوئی آدمی ہے- فرض کرو دور سے کوئی آدمی آرہا ہے- ہم اس کے کپڑے دیکھتے ہیں- تو ان کپڑوں سے سمجھ لیتے ہیں کہ وہ کوئی آدمی ہے- کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ وہ محض کپڑے ہی ہوتے ہیں- کوئی آدمی وہاں نہیں ہوتا- جیسے کوئی کپڑے دھو کر سکھانے کے لئے دیوار یا کسی درخت پر لٹکا دے- لیکن عام طور پر یہی ہوتا ہے کہ جب کپڑے نظر آئیں تو اس سے یہ نتیجہ نکالا جاتا ہے کہ ان کے پیچھے کوئی آدمی ہے اگر کوئی قمیص ہل رہی ہے- اور ایک شخص دوسرے سے کہتا ہے کہ دیکھو وہ کوئی آدمی آرہا ہے تو وہ اسے جھٹلائے گا نہیں- یہ نہیں کہے گا کہ تم جھوٹ کہتے ہو- دس لاکھ میں سے نو لاکھ 99 ہزار نو سو ننانوے حالات میں وہ آدمی ہوتا ہے- خالی قمیص نہیں ہوتی- لیکن کبھی کبھی خالی قمیص بھی لٹکی ہوئی ہوتی ہے- اور یہ استثنائی چیز ہے- ورنہ عام حالات میں قمیص اور آدمی دونوں اکٹھے ہوں گے- اسی طرح جب عمل نہیں ہو گا- ہم ایمان کو نہیں مانیں گے اور عمل ایمان کے بغیر پیدا نہیں ہوتا- عمل گواہی دیتا ہے- ایمان پر اور ایمان پیدا کرتا ہے عمل کو-

راستبازی

تیسری چیز جو احمدیت میں داخل ہونے والے کے لئے اپنے اندر پیدا کرنا ضروری ہے- وہ راست بازی ہے یہ خلق بھی کام کے لئے ایک اصولی خلق ہے- راست بازی اپنی ذات میں ایک طبعی چیز ہے- مثلاً کوئی شخص آپ کے سامنے بوٹ رکھے اور کہے کہ یہ کیا ہے تو آپ کہیں گے یہ بوٹ ہے- اور اگر وہ شخص یہ کہے کہ تم اسے بوٹ نہ کہو- تو تم کہو گے- اور کیا کہوں یہ ہے ہی بوٹ- غرض راست بازی ایک طبعی چیز ہے- اور انسان مجبور ہوتا ہے کہ وہ سچ کہے لیکن جب مصلحتاً وہ اسے بدلنا چاہتا ہے- تو وہ ایک غیر طبعی چیز بن جاتی ہے راست بازی مذہبی چیز نہیں- راست بازی انسان کا طبعی حصہ ہے- جب تم سچ بولنے سے انکار کرتے ہو- تو گویا فطرت کا انکار کرتے ہو- راست بازی کس چیز کا نام ہے- فرض کرو تمہارے سامنے پہاڑ کا ایک ٹیلہ ہے- تو تم یہ بھی کہہ سکتے ہو کہ یہ ایک گدھا ہے- تم یہ بھی کہہ سکتے کہ یہ ریل ہے- تم یہ بھی کہہ سکتے ہو- کہ یہ لنڈن ہے- تم یہ بھی کہہ سکتے ہو کہ یہ نیویارک ہے- تم یہ بھی کہہ سکتے ہو کہ یہ دہلی ہے تم یہ بھی کہہ سکتے ہو- کہ یہ دریا ہے- تم یہ بھی کہہ سکتے ہو- کہ یہ ایک خیمہ ہے- تم یہ بھی کہہ سکتے ہو کہ یہ ایک خادم ہے جو پہرہ دے رہا ہے- تم یہ سب کچھ کہہ سکتے لیکن جو شخص تمہارے ساتھ سازش میں شریک نہیں ہو گا- اسے جب تم کہو گے کہ یہ پہاڑی ہے تو وہ کہے گا ٹھیک ہے لیکن جب تم کہو گے یہ خیمہ ہے تو وہ کہے گا یہ جھوٹ ہے تم پاگل ہو گئے ہو- جب تم کہو گے یہ لنڈن ہے تو وہ کہے گا لاحول و لاقوۃ الا باللہ اگر تم کہو گے کہ یہ نیویارک ہے تو وہ کہے گا پاگل خانہ میں جا کر دماغ کا علاج کراؤ- غرض جھوٹ یا سازش میں جو شریک نہ ہو- اس کے سامنے جب کسی چیز کا وہ نام لو- جو اس کا اصلی نام نہیں تو تین کنڈیشنز ہوں گی- یا تو وہ کہے گا یہ تمسخر کر رہا ہے یا کہے گا کہنے والا احمق ہے یا کہے گا یہ جھوٹ ہے- ان تین حالتوں کے سوا اور کوئی صورت نہیں ہو سکتی- غرض راست بازی ایک طبعی خلق ہے اور اس کی علامت یہ ہے کہ جب کسی کے سامنے تم ایک چیز کا وہی نام لو گے جو اس کا اصلی نام ہے تو اس کی تصدیق کرے گا-

(مشعل راہ ص 663 تا 664)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب مورخ احمدیت

درثمین کا پہلا ایڈیشن

اور اس کی سو سالہ اشاعتوں پر طائرانہ نظر

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود کے پُر معارف منظوم کلام کے روح پرور مجموعہ "درثمین" کا پہلا ایڈیشن کب منظر عام پر آیا؟ اس ضمن میں جدید تحقیق سے ثابت ہوا ہے کہ اس کا پہلا ایڈیشن جو جیبی سائز پر تھا، منشی غلام قادر صاحب فصیح سیالکوٹی، مصنف "تاریخ اسلام" نے 14- نومبر 1893ء کو پنجاب پریس سیالکوٹ سے شائع کیا اور سات سو کی تعداد میں چھپوا کر مفت تقسیم کیا۔ یہ اولین ایڈیشن دو حصوں میں تھا۔ حصہ اول میں 1893ء تک کی اردو اور فارسی نظمیں شامل تھیں اور 160 صفحات پر محیط تھا۔ حصہ اول کی (جو خاکسار کی ذاتی لائبریری میں موجود ہے) ایک قابل ذکر اور یادگار بات یہ تھی کہ جناب فصیح صاحب نے اسے سیدی حضرت صاحبزادہ مرزا بشیرالدین محمود احمد (المصلح موعود) کے نام معنون کیا جن کی عمر مبارک اس وقت فقط چار سال اور 10 ماہ کے لگ بھگ تھی۔ چنانچہ انہوں نے دیباچہ میں لکھا:-

نذر بعالی خدمت حضرت مرزا بشیرالدین محمود صاحب خلف الصدق جناب امامنا و مرشدنا حضرت اقدس جناب مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود...... یہ متبرک اور مقدس رسالہ میں اپنے معصوم بچے (مرحوم عبدالقدیر۔ ناقل) کی طرف سے جناب کی خدمت اقدس میں (جو خود معصوم اور محفوظ ہیں) پیش کرتا ہوں۔ آپ سے بہتر کون اس لائق ہو سکتا تھا کہ یہ مقدس رسالہ اس کی نظر کیا جائے۔ آپ اس مقدس اور برگزیدہ باپ کے بیٹے ہیں جس کے ساتھ خود اللہ تعالیٰ کلام کرتا ہے...... اس جلیل امام سے جو وعدے خدائے بزرگ و برتر نے کئے ہیں لاریب وہ پورے ہوں گے۔ اس کی ذریت اور اس کی (دعوت الی اللہ) زمین کے کناروں تک پہنچے گی۔ اور بہت جلد وقت آنے والا ہے کہ مغربی قومیں بڑی نیاز مندی کے ساتھ اسے اپنا امام و ہادی تسلیم کریں گی...... الحاصل آپ ایسے مکرم و مقدس باپ کے بیٹے ہیں جس کی ثنا خود حق تعالیٰ عرش عظیم سے کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو سلامت رکھے کیونکہ آپ واقعی نیاز مندوں اور خادموں کی امید گاہ ہیں۔ امید ہے کہ آپ اسے قبولیت کا شرف بخشیں گے۔"

سب سے پہلے ایڈیشن کا دوسرا حصہ عربی منظومات پر مشتمل تھا۔ جیسا کہ پہلے حصے میں مذکور ہے مگر دوسرا حصہ بالکل نایاب ہے اور مجھے نہیں مل سکا۔

دوسری اشاعتیں

اس اولین ایڈیشن کے بعد حضرت مسیح موعود ہی کی حیات طیبہ میں حضرت مولانا حکیم فضل دین صاحب بھیروی نے اردو فارسی درثمین قادیان دارالامان سے 22- مارچ 1896ء میں شائع فرمائی جو کتابی تقطیع پر تھی۔ خلیفہ عبدالرحمٰن صاحب جمونی مرحوم کی روایت کے مطابق اسی سال حضرت خلیفہ نورالدین صاحب جمونی نے بھی "درثمین" کی اشاعت کی سعادت حاصل کی تھی مگر اس کے پہلے یا دوسرے ایڈیشن کا کوئی نسخہ میری نظر سے نہیں گذرا۔

خلافت اولیٰ

خلافت اولیٰ میں حضرت مفتی محمد صادق صاحب ایڈیٹر "بدر" و ناظم بدر بک ایجنسی نے "درثمین" کے نام سے ستمبر 1909ء اور یکم دسمبر 1910ء کو اردو اور فارسی نظموں کو جیبی سائز پر طبع کروایا۔ اگلے سال 1911ء میں دفتر ریویو آف ریلیجنز" اردو قادیان نے حضرت اقدس کی جملہ عربی نظمیں "القصائد الاحمدیہ" کے نام سے سپرد اشاعت کرنے کا اعزاز حاصل کیا۔

دورِ مصلح موعود

سیدنا حضرت مصلح موعود کے بابرکت دور میں حضرت مسیح موعود کے انقلاب آفرین عربی کلام کی طرح حضور کا اردو اور فارسی کلام الگ الگ اور مستقل کتاب کی صورت میں چھپنا شروع ہوا جس سے درثمین کی افادیت و وسعت کا ایک نیا باب کھل گیا۔ چنانچہ میاں محمد یامین صاحب تاجر کتب قادیان نے 1918ء میں اردو درثمین اور مئی 1921ء میں فارسی درثمین شائع کی۔ آپ نے اپنی زندگی میں پندرہ یا کچھ زائد ایڈیشن چھپوائے جن کی تعداد ان کی وفات (10- دسمبر 1965ء) کے بعد ان کے صاحبزادے رانا محمد یوسف صاحب کی کوشش سے کم و بیش 24 تک پہنچ گئی۔ قادیان سے حضرت میاں محمد اسماعیل و حضرت میاں محمد عبداللہ جلد سازان نے بھی اردو درثمین شائع کی جس کا جیبی اور عکسی ایڈیشن ربوہ سے نومبر 1978ء میں جناب ہدایت اللہ صاحب جلد ساز مرحوم نے چھپوایا۔ درثمین فارسی کے چار ایڈیشن 1934ء تک احمدی بک ڈپو قادیان نے شائع کئے۔

قیام پاکستان کے بعد حضرت شیخ محمد اسماعیل صاحب پانی پتی نے 1962ء میں شیخ بشیر احمد صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ و جج ہائی کورٹ لاہور کی فرمائش پر پہلی دفعہ آفسٹ پر درثمین اردو شائع کی جسے دسمبر 1970ء میں دوسری بار طبع کروایا۔

خلافت ثانیہ میں "درثمین" کے تراجم کا بھی مبارک آغاز ہوا۔ چنانچہ احمدی کتاب گھر قادیان کے زیر انتظام یکم دسمبر 1924ء کو "درثمین عربی مترجم" زیور طبع سے آراستہ ہوئی۔ 1954ء میں فارسی درثمین کا اردو ترجمہ حضرت شیخ محمد اسماعیل صاحب پانی پتی نے شائع فرمایا جو حضرت سید میر محمد اسماعیل صاحب کا رقم فرمودہ تھا۔ یہی ترجمہ نظر ثانی کے بعد جنوری 1967ء میں دوبارہ طبع ہوا۔

1964ء میں وکالت تبشیر ربوہ نے مغربی دنیا کو علم و معرفت کے ان شہ پاروں سے متعارف کروانے کے لئے صوفی عبدالقدیر صاحب نیاز سابق مجاہد جاپان کے قلم سے اردو درثمین کا منظوم انگریزی ترجمہ شائع کرایا۔ ازاں بعد مارچ 1965ء میں درثمین فارسی کی بعض منتخب نظموں اور اشعار کا انگریزی ترجمہ بھی چھپوا دیا۔ یہ ترجمہ بھی جناب نیاز صاحب کے قلم کا رہین منت تھا۔

خلافت ثالثہ و رابعہ

خلاف ثالثہ و رابعہ کے عہد زرین میں جماعت احمدیہ کے مرکزی ادارہ "نظارت اشاعت ربوہ" کی طرف سے درثمین جیسی بلند پایہ کتاب کے فارسی، عربی اور اردو ایڈیشن شائع ہوئے جو اپنی صحت، جامعیت، نفاست اور دلکشی میں گذشتہ سب ایڈیشنوں سے بڑھ کر ہیں جس میں ناظر اشاعت سید عبدالحیٔ شاہ صاحب شاہد، ایم۔ اے۔ کی خصوصی مساعی کا بھاری عمل دخل ہے۔ نظارت نے درثمین عربی کا جو مستند اردو ترجمہ "القصائد الاحمدیہ" کے نام سے شائع کیا ہے وہ بھی عارفانہ شان کا حامل ہے۔ نظارت کی طرف سے شائع شدہ درثمین فارسی کا عدیم المثال ایڈیشن اسلام آباد، ٹلفورڈ، لندن سے چھپ چکا ہے جو صوری اور معنوی محاسن کا دلآویز اور شاندار مرقع ہے۔

یہ ہے "درثمین" کی ابتدائی، عبوری اور ارتقائی تاریخ اور اس کی 1893 سے 1997ء تک کی مشہور اشاعتوں کا مختصر تذکرہ اور خاکہ!!

دعا ہے کہ خدائے ذوالعرش ہم سب کو بے شمار حقائق و معارف سے لبریز اس آسمانی خزانہ کی عظمتوں کو پہچاننے کے لئے چشم بصیرت عطا فرمائے اور اسے دنیا کے کونے کونے تک پہنچانے کی بھی توفیق بخشے۔ آمین۔

بلاشبہ (اردو، عربی، فارسی) تینوں میں سے ہر ایک درثمین حضرت مسیح موعود کی تمام کتب، مکتوبات، اشتہارات اور ملفوظات کا جامع خلاصہ بھی ہے اور زندہ جاوید اور حیرت انگیز علمی نشان بھی!!

(الفضل انٹرنیشنل 18- ستمبر 1998ء)

حسیب احمد ظفر صاحب

ایگریکلچرل انجینئرنگ

تعریف و اہمیت

یہ بات ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ زراعت پاکستان کی اقتصادیات میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے۔ اور بڑھتی ہوئی آبادی کے ساتھ انہی وسائل میں رہتے ہوئے مجموعی پیداوار بڑھانا بہت ضروری ہو گیا ہے۔ اور یہ کام پانی کی بہتر اور منظم ترسیل اور موثر زرعی ٹیکنالوجی کے استعمال کے بغیر ممکن نہیں ہے۔

ایک ایگریکلچرل انجینئر کا تعلق براہ راست آب رسانی اور فارم مشینری سے ہوتا ہے۔ پانی حاصل کرنے کے تین بڑے ذریعے ہوتے ہیں۔ جن میں زمینی پانی، دریائی پانی اور بارش کا پانی شامل ہیں۔ ایک ایگریکلچرل انجینئر اس پانی کو منظم انداز سے فارمز تک پہنچانے اور محدود وسائل کے اندر رہتے ہوئے اس پانی سے زیادہ سے زیادہ فائدے اٹھانے کے اقدامات کرتا ہے۔ اسی طرح ایک ایگری انجینئر بڑھتی ہوئی ضروریات کے پیش نظر جدید سے جدید تر فارم مشینری ڈیزائن کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

مدت کورس

ایگریکلچرل انجینئرنگ کی ڈگری چار سال میں مکمل ہوتی ہے۔ یہ ڈگری باقاعدہ طور پر پاکستان انجینئرنگ کونسل سے منظور شدہ ہے۔ اب تک تین ہزار کے قریب طلباء یہ ڈگری حاصل کر چکے ہیں۔

روزگار کے مواقع

ایگریکلچرل انجینئرنگ کو بہت سے سرکاری و نیم سرکاری ادارے ملازمت آفر کرتے ہیں۔ جن میں واپڈا، واٹر مینجمنٹ، اریگیشن اینڈ ڈرینیج (Irrigation and Drainage) کے محکمے، زرعی ترقیاتی بینک آف پاکستان اور کچھ پرائیویٹ ادارے جن میں ملت ٹریکٹرز اور غازی ٹریکٹرز وغیرہ شامل ہیں۔

ادارے

یہ ڈگری پاکستان میں تین یونیورسٹیز کروا رہی ہیں۔ جن میں جامشورو یونیورسٹی سندھ، پشاور یونیورسٹی اور زرعی یونیورسٹی فیصل آباد شامل ہیں۔ چونکہ خاکسار زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کا طالب علم ہے اس لئے نیچے دی گئی تمام معلومات اسی یونیورسٹی کے حوالے سے ہیں۔

تعلیمی قابلیت

ایگریکلچرل انجینئرنگ میں داخلہ کے لئے امیدوار کا FSc پری انجینئرنگ میں کم از کم فرسٹ ڈویژن ہونا ضروری ہے۔ زرعی یونیورسٹی فیصل آباد میں اوپن میرٹ عام طور پر 800

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قانونی معلومات

میاں اقبال احمد صاحب ایڈووکیٹ

ایف آئی آر یا رپورٹ ابتدائی

F.I.R اس پہلی اطلاع یا شکایت کو کہتے ہیں جو کسی جرم کے سلسلہ میں پولیس کو دی جاتی ہے۔ عام طور پر یہ اطلاع براہ راست ایک رجسٹر میں درج کی جاتی ہے بشرطیکہ اطلاع تھانہ میں ملے۔ اگر باہر کسی جگہ ایسی اطلاع ملی تو متعلقہ پولیس افسر سفید کاغذ پر درج کر کے تھانہ بھجوا دیتا ہے جہاں یہ اطلاع رجسٹر متعلقہ میں درج کرلی جاتی ہے۔ یہ شکایت ابتدائی قانوناً انتہائی اہمیت کی حامل ہے آئندہ مقدمہ کی جملہ کارروائی کے لئے اس کی حیثیت بنیادی پتھر کی ہوتی ہے۔ اگر یہ رپورٹ کسی پہلو سے غلط ہو تو پھر ایف آئی آر کے مندرجات کو درست کرنا ناممکن ہوتا ہے۔

پولیس کی تفتیش سے لے کر سپریم کورٹ آف پاکستان تک رپورٹ ابتدائی کو بہت زیادہ اہمیت دی جاتی ہے۔ اگر گواہان اس میں بیان کردہ امور کی تائید نہ کریں تو مقدمہ کو ناقابل تلافی نقصان پہنچتا ہے اور عدالتوں کی نگاہ میں مستغیث ناقابل اعتبار بن جاتا ہے۔ یاد رکھیئے محض رپورٹ ابتدائی ہی کسی مقدمہ کے لئے کافی نہیں ہوتی بلکہ اس کے مندرجات کی تصدیق قتل کی صورت میں پوسٹ مارٹم رپورٹ سے۔ زخموں اور بدکاری کے مقدمات میں طبی سرٹیفکیٹ سے اور ماہرین کی رپورٹس سے بھی ہونا ہوتی ہے۔ اس غرض کے لئے طبی شہادت کو غیر جانبدار شمار کیا جاتا ہے۔ اگر غیر جانبدار شہادت رپورٹ ابتدائی کے مندرجات کی تائید نہ کرے تو مقدمہ کو نقصان پہنچتا ہے۔ اگر ایف آئی آر درج کرانے کی ضرورت پیش آجاوے تو وقت ضائع کئے بغیر جلد از جلد درج کرانا چاہئے۔ ایسی رپورٹ کے بارہ میں عام طور پر عدالتیں یہ تاثر لیتی ہیں کہ کوئی فرضی کہانی نہیں گھڑی گئی لیکن تاخیر سے درج ہونے والی ایسی رپورٹس کے بارہ میں یہ سمجھا جاتا ہے کہ صلاح و مشورہ کے بعد بدنیتی سے کہانی گھڑنے کے بعد' فرضی گواہان تجویز کر کے' ملزمان کے خلاف درج کرائی گئی ہے۔ لازم ہے کہ جب ایف آئی آر درج کرائی جاوے تو اس میں وقت وقوعہ' مقام وقوعہ' جس طرز پر وقوعہ ہوا' جو آلات واردات میں استعمال کئے گئے' جہاں جہاں زخم لگے' جس جس ملزم نے زخم پہنچائے' واردات کرتے جس جس گواہ نے دیکھا' اس کا صاف الفاظ میں ذکر کیا جائے۔ یہ بھی ذکر کیا جائے کہ ملزمان نے کسی دشمنی وغیرہ کی وجہ سے یہ واردات کی ہے۔ اگر رات کا واقعہ ہو تو ذریعہ شناخت روشنی وغیرہ کا بھی ذکر کیا جاوے۔ اگر ملزمان کے نام معلوم نہ ہوں تو ان کے قد اور شکل و صورت وغیرہ کا واضح ذکر کریں تاکہ ملزمان کی شناخت میں بعدہ سہولت رہے۔

اگر کسی وجہ سے جلد از جلد رپورٹ درج نہ ہو سکے مثلاً رات کو سواری کا مہیا نہ ہونا اور تھانہ کا دور ہونا۔ مضروب کو ہسپتال پہنچانا تاکہ اس کی موت واقع نہ ہو جائے۔ دشمنوں کا خطرہ کہ راستہ میں بیٹھے ہوں گے۔ کسی مرد کا گھر میں اس وقت نہ ہونا اس کا ذکر کریں اگر مستغیث فریق کا کوئی گواہ یا ملزمان میں سے بھی کوئی زخمی ہو تو اس کا ذکر کریں موقع پر ملزمان کوئی شئے چھوڑ گئے ہوں یا خالی کارتوس گولیاں وغیرہ موقع پر ہوں تو اس کا ذکر کریں۔ موقع پر موجود خون کی حفاظت کریں تاکہ پولیس اس کو قبضہ لے سکے۔ پاؤں کے نشانات کی حفاظت کریں کہ ملزمان تک پہنچنے میں پولیس کو ان سے مدد مل سکتی ہے۔ چوری شدہ مال کی تفصیل درج کرانا لازم ہے تاکہ برآمد ہونے کی صورت میں واپس لیا جاسکے۔ اغوا کی صورت میں عام طور پر' کچھ وقت ذاتی کوششیں کرتے ہیں صرف کیا جاتا ہے کہ عورت کو واپس لیا جاسکے۔ ناکامی کی صورت میں اس کا بھی ذکر کریں کہ ذاتی طور پر اتنے دن لڑکی کی بازیابی کی کوششیں کی جاتی رہی ہیں۔ تاہم یہ وضاحت عموماً غیر تسلی بخش ہوتی ہے اور یہ سمجھا جاتا ہے کہ یہ دن کہانی گھڑنے میں خرچ کئے گئے ہیں۔ اگرچہ تاخیر اپنی ذات میں کوئی ایسا امر نہیں ہے جو استغاثہ کو تباہ کردے لیکن بعض دیگر عوامل کے ساتھ مل کر یہ تاخیر قابل غور بن جاتی ہے۔

اگر مضروب مرنے کے قریب ہو اور خود ہی ایف آئی آر درج کرائے تو اس کی وفات کی صورت میں یہ ایف آئی آر اس کے بیان نزعی کے طور پر شمار کرلی جاتی ہے۔ بشرطیکہ یہ ثابت ہو کہ مضروب نے واقعی وہ ایف آئی آر درج کرائی تھی۔ یاد رہے کہ ایف آئی آر ایک بار درج ہونے کے بعد اس میں کمی بیشی نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ اہم مقدمات میں اس کی نقول فوراً ہی بعض افسران بالا کو بھجوادی جاتی ہیں عام طور پر پولیس کہانی سننے کے بعد مناسب الفاظ میں مختصراً یہ رپورٹ درج کرتی ہے اور اس کی ایک نقل رپورٹ کروانے والے کو بھی دی جاتی ہے۔ تاہم بعض اوقات پولیس ایف آئی آر درج نہیں بھی کرتی یا درج کرنے کے بعد اپنی تفتیش میں حقیقی ملزمان کو بھی بے گناہ قرار دے دیتی ہے جس کی وجوہ رشوت یا ملزم فریق کا اثر و رسوخ بھی ہو سکتی ہیں۔ تفتیشی آفیسر کی نااہلی یا ناتجربہ کاری' بعض صورتوں میں اس پر افسران بالا کا دباؤ بھی ملزمان حقیقی کو بے گناہ قرار دینے کا موجب بنتا ہے۔ کوئی ذاتی یا فرقہ وارانہ تعصب بھی اس کا موجب بن سکتا ہے۔ ایسی صورت میں عدالت میں استغاثہ دائر کیا جا سکتا ہے۔ استغاثہ اس صورت میں بھی دائر کیا جا سکتا ہے جب پولیس ایف آئی آر درج کرنے سے انکار کرے۔

عدالت عالیہ میں رٹ دائر کر کے بھی پولیس کو مجبور کیا جا سکتا ہے کہ وہ ایف آئی آر درج کرے۔ ایف آئی آر کسی بھی مقدمہ کی جان ہوتی ہے لیکن اگر رپورٹ کنندہ ان پڑھ اور قانونی تقاضوں سے واقف نہ ہو اور رپورٹ لکھنے والا پولیس اہلکار بھی نااہل ہو تو مقدمہ تباہ ہو کر رہ جاتا ہے۔ اگر ملزمان نے پولیس سے سازباز کر کے جرم کیا ہو (صرف استثنائی صورتوں میں عملاً ایسا ہوتا ہے) تو پولیس عجیب و غریب رپورٹ ابتدائی درج کرتی ہے اور پھر تفتیش کو بھی خاص رخ دے کر مقدمہ کو تباہ کر دیتی ہے۔ ایسی صورت میں افسران بالا پولیس سے رابطہ کرنا چاہئے یا مقدمہ عدالت میں استغاثہ کی صورت میں لے آنا چاہئے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ایف آئی آر کی بجائے مظلوم کے اس بیان کو زیادہ اہمیت دی جاوے جو وہ عدالت میں دیتا ہے۔ پولیس کا خوف' وقوعہ قتل' زنا وغیرہ کے بعد مظلوم کا خوف زدہ اور جذباتی ہونا۔ گہرا غم وغیرہ ایسی حالتیں ہیں جن کی وجہ سے مدعی ابتدائی اوقات میں کماحقہ اپنی زبان اور حواس پر قابو نہیں رکھ سکتا۔ اور بعض تفصیلات کا اس وقت ایف آئی آر میں رہ جانا قدرتی امر ہے۔ جبکہ عدالتی بیان کے مرحلہ تک جو عموماً وقوعہ کے کوئی دو سال بعد عام طور پر ہوتا ہے۔ مظلوم سے مظلوم بھی سنبھل چکا ہوتا ہے۔ اور اسے اپنی بات کرنے کی عدالت میں آزادی بھی ہوتی ہے۔ اب جبکہ عدالتی بیان مؤکد بالعذاب حلف پر لیا جاتا ہے تو کوئی وجہ نہیں ہے کہ ایسے بیان پر اس ایف آئی آر کے بیانات کو ترجیح دی جاوے جو بلا حلف ریکارڈ کیا جاتا ہے۔ اگر ارباب اختیار اس حقیر گزارش پر غور فرماسکیں تو اس سے بہتوں کا بھلا ہو گا۔

☆......☆......☆......☆

مکرم محمود مجیب اصغر انجینئر

پاکستان کی دوسری موٹروے (M-1) (زیر تعمیر)

ایک بار حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے نائیجیریا کے دورے کے دوران فرمایا تھا کہ "زندہ قوموں کے حق میں سڑکیں رگوں کے اس جال کی حیثیت رکھتی ہیں جن میں خون گردش کرتا اور جسم کو زندگی اور توانائی بخشتا ہے۔ سڑکیں اور تعلیم دونوں مل کر کسی قوم کو شاہراہ ترقی پر گامزن کرنے کا موجب بنتی ہیں۔"

(دورہ مغرب ص 356)

ہمارا ملک پاکستان ابھی تیسری دنیا میں شمار ہوتا ہے اور ہر محب وطن کی یہ خواہش ہے کہ وہ ترقی کی راہ پر گامزن ہو۔ گزشتہ سال پاکستان کی پہلی موٹروے لاہور۔ اسلام آباد (M-2) مکمل ہوئی اور 26 نومبر 1997ء کو اس کا افتتاح ہوا۔ ساتھ ہی اسلام آباد' پشاور (M-1) موٹروے کی تعمیر کا اعلان ہو گیا۔ قارئین الفضل کو موٹروے کے توسیعی منصوبہ اور زیر تعمیر M-1 موٹروے کے بارہ میں کچھ معلومات پہنچانا مقصود ہے۔

اخبارات کے مطابق شمال سے جنوب تک موٹروے کا توسیعی منصوبہ مندرجہ ذیل پراجیکٹس پر مشتمل ہے۔

M-1 موٹروے (پشاور۔ اسلام آباد)
M-2 موٹروے (اسلام آباد۔ لاہور)
M-3 موٹروے (پنڈی بھٹیاں۔ فیصل آباد)
(M-3 موٹروے M-2 سے نکلے گی۔
M-4 موٹروے (فیصل آباد۔ ملتان)
M-5 موٹروے (ملتان۔ ڈیرہ غازی خان)
M-6 موٹروے (ڈیرہ غازی خان۔ مورو' کاکڑ کے قریب تک)
M-7 موٹروے (آگے کراچی تک
M-8 موٹروے (رتوڈیرو۔ گوادر
(M-8 موٹروے M-6 سے نکلے گی)

لاہور اسلام آباد (M-2) موٹروے تو بن چکی ہے اور اب پشاور۔ اسلام آباد یا اسلام آباد۔ پشاور (M-1) موٹروے زیر تعمیر ہے M-3 تا M-8 کی منصوبہ بندی ہو رہی ہے اور مختلف مراحل میں ہو گی۔

اسلام آباد۔ پشاور موٹروے (M-1)

155 کلومیٹر لمبی زیر تعمیر اسلام آباد۔ پشاور موٹروے (M-1) چھ Lanes پر مشتمل Dual Carriageway ہے یعنی تین Lanes جانے کے لئے اور تین Lanes آنے کے لئے جہاں تین Lanes پر ٹریفک پشاور سے اسلام آباد اور تین Lanes پر ٹریفک اسلام آباد سے پشاور رواں ہو گی۔

پانچ مقامات پر انٹر چینجز (Interchanges) ہوں گے جو مندرجہ ذیل مقامات اور سڑکوں کو سہولت پہنچائیں گے یعنی ٹریفک ان مقامات پر اور سڑکوں سے موٹروے پر یا موٹروے سے ان سڑکوں پر جانے کی سہولت ہو گی۔

1۔ برہان انٹر چینج۔ N-5 نیشنل ہائی وے کراسنگ پر
2۔ لاہور گاؤں۔ جہانگیرہ صوابی روڈ پر
3۔ رشکائی (نزد رسالپور)۔ نوشہرہ مردان روڈ پر
4۔ نساٹا (Nissata) نزد چارسدہ۔ نوشہرہ' چارسدہ روڈ
5۔ پشاور رنگ روڈ (Ring Road)۔

ایک At Grade Intersection بھی اس پراجیکٹ میں شامل ہے۔

اس موٹروے پر مندرجہ ذیل Large River Crossing Bridges یعنی دریا عبور کرنے والے بڑے بڑے پل ہوں گے۔

انڈس برج (Indus Bridge) لمبائی 675 میٹر
کابل برج (Kabul Bridge) لمبائی 495 میٹر
ہارو برج (Haro Bridge) لمبائی 390 میٹر
بدری خوار برج (Badri Khawar Bridge) لمبائی 210 میٹر۔
کلپانی برج (Kalpani Bridge) لمبائی 180 میٹر۔

اطلاعات و اعلانات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پانچ بڑی پلوں کے علاوہ اس موٹروے پر 16 عدد Flyover 39 عدد موٹروے سے اوپر گزرنے والی پلیں (Overhead Bridges) اور 88 عدد موٹروے کو نیچے سے پار کرنے والے راستے (Under Passes) اور پانی کے اخراج کے لئے 521 عدد چھوٹی پلیں (Culverts) ہوں گی۔

اس موٹروے کی حدود 80 میٹر رکھی گئی ہیں یعنی موٹروے کی خاطر 80 میٹر چوڑی پٹی پشاور سے اسلام آباد تک 154 کلومیٹر تک رکھی گئی ہے جسے اصطلاحاً رائٹ آف وے (Right of way) کہتے ہیں۔

اس موٹروے پر 5 انٹرچینج '2 سروس ایریاز' 3 پارکنگ ایریاز اور 10 ٹال پلازہ ہوں گے۔

ترکی کی فرم بیندر ہولڈنگ Bayindir Holding اس موٹروے کی تعمیر کا کام کر رہی ہے جن پر پانچ فرموں پر مشتمل کنسلٹنگ انجینئروں کی ٹیم ڈیزائن اور نگرانی کا کام کر رہی ہے جن کا نام اس پراجیکٹ کے لئے Pakistan Motorway Consultants رکھا گیا ہے۔ امید ہے کہ تین سالوں کے عرصہ میں یہ پراجیکٹ ٹریفک کے لئے کھول دیا جائے گا کیونکہ تعمیر کے لئے تین سال مقرر کئے گئے ہیں۔

★......★......★......★

بقیہ صفحہ 5 پر

نمبروں سے کچھ اوپر ہوتا ہے۔

سیلف فنانس اسکیم

زرعی یونیورسٹی فیصل آباد سیلف فنانس اسکیم کے تحت بھی داخلے آفر کرتی ہے۔ جس کے لئے امیدوار کو ایک لاکھ روپے کا بینک ڈرافٹ جمع کروانا ہوتا ہے۔ اس یونیورسٹی میں عام طور پر اس اسکیم کے تحت اپلائی کرنے والے تمام امیدواروں کو داخلہ دے دیا جاتا ہے۔ اور یہ تاثر بالکل غلط ہے کہ اس اسکیم کے تحت داخلہ لینے والے آگے جا کر اچھے نمبر حاصل نہیں کر سکتے۔

طالبات کے لئے مواقع

زرعی یونیورسٹی فیصل آباد میں پہلے تو ہر سال ایگریکلچرل انجینئرنگ میں طالبات کو اوپن میرٹ پر ہی اپلائی کرنا پڑتا تھا۔ مگر اس دفعہ انجینئرنگ کے شعبہ میں بھی طالبات کے لئے علیحدہ کوٹہ رکھا گیا ہے۔ یونیورسٹی کا ماحول بھی طالبات کے لئے بہت اچھا ہے۔ اور خاص طور پر احمدی طالبات مکمل پردے میں رہ کر تعلیم حاصل کر سکتی ہیں۔ اس سے پہلے بھی کچھ احمدی طالبات زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کے مختلف شعبوں میں تعلیم حاصل کر رہی ہیں۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

خصوصی درخواست دعا

○ احباب جماعت سے جملہ اسیران راہ مولا کی جلد اور باعزت رہائی کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ان بھائیوں کو اپنی حفظ و امان میں رکھے اور ہر شر سے بچائے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

درخواست دعا

○ مکرم محمد دین صاحب دارالذکر لاہور کی اہلیہ صاحبہ کو شدید چوٹ لگی ہے جس کی وجہ سے میو ہسپتال لاہور میں داخل ہیں۔

○ مکرم مبارک احمد ناصر صاحب ٹاؤن شپ لاہور کا بیٹا بیمار ہے۔

○ مکرم شیخ گلنیز احمد صاحب ٹاؤن شپ لاہور کی والدہ امتہ الحفیظ صاحبہ شدید بیمار ہیں۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان سب احباب کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

نکاح

○ مکرم ذکاء اللہ صاحب ابن مکرم شیخ عطاء اللہ صاحب دارالعلوم غربی ربوہ کا نکاح ہمراہ عزیزہ محمودہ صاحبہ دختر یعقوب احمد مرحوم لانڈھی کراچی بعوض مبلغ -/50000 روپے حق مہر مکرم سید حسین احمد صاحب مربی سلسلہ احمدیہ نے احمدیہ ہال کراچی میں مورخہ 98-8-7 کو پڑھا۔

احباب کرام دعا کریں اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے بابرکت فرمائے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اجتماع واقفین نو

○ مورخہ 18۔ اکتوبر 98ء بروز اتوار حلقہ پوہلہ مہاراں ضلع نارووال کے واقفین نو بچوں کا سالانہ اجتماع بیت الذکر خانوالی میانوالی میں منعقد ہوا۔ اس اجتماع میں عہدی پور۔ بھوڈی ملیاں۔ کوٹلی تھمو ملی۔ چندر کے منگولے۔ راؤ کے ملو کے۔ تلونڈی بھنڈراں اور خانوالی میانوالی کی جماعتوں کے 58 واقفین میں سے 46 واقفین نو نے اور 20 اطفال نے شرکت کی۔ مکرم چوہدری مبشر احمد صاحب امیر حلقہ پوہلہ مہاراں نے اجلاس کی صدارت کی اور مکرم نوراللہ صاحب مربی سلسلہ عہدی پور نے افتتاحی خطاب و دعا کروائی بعد ازاں پروگرام کے عین مطابق علمی و ورزشی مقابلہ جات کروائے گئے۔ اختتامی اجلاس کی صدارت مکرم سید طاہر محمود صاحب ماجد نمائندہ وکالت وقف نو نے کی اعزاز پانے والے واقفین نو میں انعامات تقسیم کئے اور بچوں اور حاضرین کو قیمتی نصائح سے نوازا 3 بجے اختتامی دعا کے ساتھ اجتماع اختتام پذیر ہوا۔ (وکالت وقف نو)

زیارت ربوہ

○ حلقہ سادھو کی ضلع گوجرانوالہ۔

مورخہ 15۔ اگست بروز ہفتہ حلقہ سادھوکی کے واقفین نو کا ایک وفد مکرم عامر شہزاد صاحب

سیکرٹری وقف نو کے ہمراہ ربوہ پہنچا اس وفد میں 7 واقفین نو اور 8 دیگر احباب نے شرکت کی۔

بھڈال ضلع سیالکوٹ مورخہ 23۔ اگست کو بھڈال اور پیرو چک کے واقفین نو کا ایک وفد مکرم محمد اشفاق خاں صاحب سیکرٹری وقف نو اور مکرم ڈاکٹر عارف محمود صاحب امیر حلقہ درگانوالی کے ہمراہ ربوہ پہنچا اس وفد میں 22 واقفین نو اور 24 مستورات کے علاوہ 6 دیگر احباب نے شرکت کی۔

وفد نے ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے لئے پروگرام بھی ریکارڈ کروایا۔ اس وفد کے ممبران کی حسب ذیل بزرگان سلسلہ سے ملاقات بھی کروائی گئی مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد' مکرم عبدالسمیع خان صاحب ایڈیٹر الفضل' مکرم عبدالستار خان صاحب سابق مربی سپین' مکرم چوہدری محمد صدیق صاحب ایم اے سابق لائبریرین' مکرم حبیب الرحمان زیروی صاحب انچارج خلافت لائبریری۔

واقفین نو بچوں کا وکالت کی طرف سے تربیتی و علمی جائزہ بھی لیا گیا۔

گرمولا ورکاں ضلع گوجرانوالہ

مورخہ 29۔ اگست 98ء کو حلقہ گرمولا ورکاں ضلع گوجرانوالہ کے واقفین نو کا ایک وفد مکرم کریم الدین صاحب مربی سلسلہ اور مکرم سیکرٹری وقف کے ہمراہ ربوہ پہنچا اس وفد میں گرمولا ورکاں' تتلے عالی' مجو چک کے 54 واقفین نو نے شرکت کی اس وفد میں 54 واقفین نو اور 26 خواتین 25 مرد احباب نے شمولیت کی۔

خواتین اور بچوں سے محترمہ صاحبزادی امتہ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ پاکستان اور محترمہ عائشہ امینہ صاحبہ نائب صدر لجنہ نے ملاقات کی۔ وفد کے ممبران نے حسب ذیل بزرگان سلسلہ سے ملاقات کی مکرم چوہدری محمد علی صاحب وکیل وقف نو' مکرم چوہدری اللہ بخش صاحب صادق ناظم وقف جدید مکرم ملک منور احمد جاوید صاحب نائب ناظر دارالضیافت' مکرم چوہدری محمد صدیق صاحب ایم اے سابق انچارج خلافت لائبریری' مکرم حبیب الرحمان زیروی صاحب انچارج خلافت لائبریری۔ ان تمام بزرگان نے والدین اور بچوں کو نصائح سے نوازا۔ تمام اراکین وفد نے دریائے چناب کے کنارے پکنک منائی اور کشتی کی سیر سے محظوظ ہوئے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

نمائندہ روزنامہ الفضل کا دورہ

○ مکرم محمد احمد مظفر صاحب علوی آف اوکاڑہ نمائندہ روزنامہ "الفضل" اپنے دورہ کے دوران راولپنڈی۔ اسلام آباد۔ جہلم۔ چکوال۔ گجرات۔ منڈی بہاؤالدین اور میرپور آزاد کشمیر کوٹلی آزاد کشمیر تشریف لا رہے ہیں۔ عہدیداران جماعت احمدیہ و احباب جماعت احمدیہ سے خصوصی تعاون کی اپیل کی جاتی ہے۔

(مینجر روزنامہ "الفضل" ربوہ)

نصرت جہاں اکیڈمی گرلز سیکشن کی کامیابی

○ نصرت جہاں اکیڈمی سیکنڈری گرلز سیکشن کی درج ذیل طالبات نے ڈسٹرکٹ جھنگ میں علمی و ادبی مقابلہ جات میں یہ پوزیشنز حاصل کی ہیں۔

1۔ انگریزی تقریری مقابلہ۔ ریحانہ شاہ سیکنڈ۔

2۔ اردو مباحثہ۔ زینوبیہ حسین سوئم

3۔ اقبالیات۔ زینوبیہ حسین دوئم

فی البدیہہ ۔اردو تقریر نجمہ سلطانہ سوئم

دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کامیابیوں کو مزید کامیابیوں کا موجب بنائے۔ آمین۔

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی۔ ربوہ)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

نصرت جہاں اکیڈمی کے طالب علم کی کامیابی

○ نصرت جہاں اکیڈمی کے طالب علم عزیزم نورالجمیل نجمی ابن چوہدری محمد شفیق صاحب نے ڈسٹرکٹ جھنگ کے علمی و ادبی مقابلہ جات میں اردو مباحثہ میں ضلع بھر میں اول پوزیشن حاصل کی ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز ادارہ کے لئے مبارک کرے اور یہ کامیابی مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنے۔ آمین۔

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی۔ ربوہ)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اعلان داخلہ

○ انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد نے مندرجہ ذیل پروگرام میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔

1۔ BBA آنرز (برائے مرد حضرات) 2۔ MBA ریگولر (برائے مرد حضرات) 3۔ MBA (ITM) (برائے خواتین و مرد حضرات)

داخلہ فارم 300 روپے کے عوض شعبہ بزنس ایڈ منسٹریشن یونیورسٹی سے دستیاب ہیں۔ بذریعہ ڈاک 350 روپے کے عوض حاصل کئے جا سکتے ہیں میرٹ کا تعین سابقہ تعلیمی ریکارڈ۔ داخلہ ٹیسٹ اور انٹرویو پر کیا جائے گا۔ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 30۔ نومبر 98ء ہے۔

الفضل خود خرید کر پڑھیے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ : 4- نومبر- گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 15 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 28 درجے سنٹی گریڈ
5- نومبر- غروب آفتاب 5-18
6- نومبر- طلوع فجر 5-02
6- نومبر- طلوع آفتاب 6-27

عالمی خبریں

امن معاہدہ خطرے میں اسرائیل اور فلسطینیوں کے درمیان طے پانے والے میری لینڈ معاہدے پر اسرائیل نے پیش رفت روک دی ہے اور کہا ہے کہ پہلے فلسطین سیکیورٹی پلان پیش کرے۔ اسرائیلی وزیر اعظم نے کہا کہ فلسطین نے سیکیورٹی پلان ابھی تک امریکہ کو فراہم نہیں کیا۔ پلان معاہدے کا اہم جزو ہے جب تک اسے پیش نہیں کیا جاتا پیش رفت ممکن نہیں ہے۔

امریکہ انور ابراہیم کی حمایت میں امریکہ نے کہا ہے کہ وہ ملائیشیا کے گرفتار شدہ اپوزیشن لیڈر انور ابراہیم کے معاملے پر نظر رکھے ہوئے ہے۔ ان کو دفاع کا موقع دیا جائے۔ عالمی مبصرین کو کیس سے متعلقہ امور سے آگاہ کیا جائے۔ امریکہ کو تشویش ہے کہ ملائیشیا میں کیا ہو رہا ہے۔

نکاراگوا میں تباہی جنوبی امریکہ کے ممالک نکاراگوا اور ہونڈراس میں طوفان سے ہر طرف تباہی و بربادی ہو چکی ہے۔ نکاراگوا میں 32 مربع میل کے علاقے میں تودے گرنے سے ہزاروں افراد زندہ دفن ہو چکے ہیں۔ سینکڑوں پل سیلاب میں بہہ گئے ہیں بڑے پیمانے پر امدادی سرگرمیاں شروع کر دی گئی ہیں۔

مزید 50 عراقی بچے ہلاک اقوام متحدہ کی عائد کردہ ظالمانہ پابندیوں نے مزید 50 عراقی بچوں کی جان لے لی ہے۔ گذشتہ روز بغداد میں ان بچوں کی اجتماعی نماز جنازہ ادا کی گئی۔ جنازے کے جلوس میں تمام بچوں کے تابوت کاروں میں رکھے گئے تھے۔ یہ بچے خوراک کی کمی اور دواؤں کی عدم دستیابی کی وجہ سے ہلاک ہو گئے۔

عرب لیگ کی نصیحت عرب لیگ نے عراق کو نصیحت کی ہے کہ وہ اپنا رویہ نرم کرے تو بچ جائے گا۔ صدر کلنٹن نے کہا ہے کہ عراق کو معائنہ کاروں سے تعاون نہ کرنے کا خمیازہ بھگتنا پڑے گا۔

صدام کا بیان عراق کے صدر صدام حسین نے کہا ہے کہ حملہ ہوا تو امریکہ کو نہیں چھوڑیں گے۔ امریکہ کی دھمکیوں سے علاقہ کا امن تباہ ہو رہا ہے۔

ملکی خبریں

کراچی کی انتظامیہ تبدیل کراچی کی پوری انتظامیہ تبدیل کر دی گئی ہے محاصرے اور گرفتاریاں جاری ہیں۔ کمشنر اور چار اضلاع کے ڈپٹی کمشنر تبدیل کر دیئے گئے۔ متعدد جیوڈیشل مجسٹریٹ بھی تبدیل کر دیئے گئے۔ ایم کیو ایم کے یونٹ انچارج سمیت مزید 68 افراد کو حراست میں لے کر خفیہ مقامات پر پوچھ گچھ شروع کر دی گئی۔ مختلف علاقوں میں فائرنگ سے 3- افراد ہلاک ہو گئے۔ ایک کار چھین لی گئی۔

فوج کی ضرورت نہیں پاک آرمی کے سربراہ جنرل پرویز مشرف نے کہا ہے کہ کراچی میں فی الحال فوج کی ضرورت نہیں۔ جب بھی حکومت نے کہا اپنی خدمات پیش کرنے میں دیر نہیں لگائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ سیاچن محاذ پر بھارت کو عبرتناک سزا دے رہے ہیں۔ بھارتی فوج جب بھی صورت حال بدلنے کی کوشش کرتی ہے اسے عبرتناک جواب دیا جاتا ہے۔

کوئی خفیہ رابطہ نہیں حکومت کے ایک ترجمان نے کہا کہ ایم کیو ایم سے کوئی خفیہ رابطہ نہیں ہوا۔ آپریشن پوری طرح جاری ہے۔

نواز شریف کا عزم کراچی میں بھتہ مافیا' جلاؤ گھیراؤ اور دہشت گردی کو جڑ سے اکھاڑ پھینکیں گے' اصولوں پر کوئی سمجھوتہ نہیں ہو گا۔ ایم کیو ایم کو بتا دیا ہے کہ حکیم سعید کے قتل کے بعد مزید گنجائش نہیں رہی کیونکہ میں نے قوم کے ساتھ ساتھ خدا کو بھی جواب دینا ہے۔ انہوں نے ایم کیو ایم کو پھر کہا کہ وہ حکیم سعید کے قاتل حکومت کے حوالے کر دے۔ جس طرح میں نے ایٹمی پروگرام پر کوئی سمجھوتہ نہیں کیا اسی طرح کراچی میں امن اور ملک کی حقیقی ترقی پر کوئی سمجھوتہ نہیں ہو گا۔

چیمپئنز ٹرافی چیمپئنز ٹرافی میں پاکستان اور آسٹریلیا کا میچ چار چار گولوں سے برابر رہا۔ اس سے قبل چین کے ساتھ پاکستان کا میچ برابر رہا جبکہ کوریا نے پاکستان کو ہرا دیا۔

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے
ہمارے ہاں تشریف لائیں
نسیم جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
دوکان 212837
رہائش 212175